نگران:۔ شیخ مبارک احمد
امیر و مبلغ انچارج

ایڈیٹر:۔ ظفر احمد سرور

لِیُخرِجَ الَّذِینَ اٰمَنُوا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی

جماعتہائے احمدیہ امریکہ

اپریل ۱۹۸۹ء

دوسری صدی کے آغاز پر مبارکباد کا پیغام

محبی حضرت سیدی ایدکم اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سیدی! آج احمدیت کے پہلے سو سال پورے ہوئے۔ گو شروع سے آخر تک احمدیت پر تکالیف و مصائب کی تیز و تند آندھیاں چلیں مشکلات کے پہاڑ ٹوٹے لیکن آج احمدیت محض خدا تعالیٰ کے فضل اور اُسی کی تائید و نصرت سے اپنی پوری شان و شوکت کے ساتھ کامیابی و کامرانی کا تاج پہنے دنیا کے ایک سو بیس ملکوں میں اپنے نفوذ کا زندہ نشان لئے حضور پُر نور کے بابرکت دور میں دوسری صدی میں داخل ہو رہی ہے۔ اس مبارک موقعہ پر خاکسار اپنی طرف سے، اپنے رفقاء کار مبلغین اور جماعت احمدیہ امریکہ کی جانب سے دلی مبارکباد عرض کرتا ہے۔ خدا کرے احمدیت اپنی دوسری صدی میں دن دُوگنی رات چوگنی ترقی کرے اور وہ دن جلد آئے جب دنیا اپنی آنکھوں سے حضور پُر نور کی بابرکت قیادت میں جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوقًا کا دوبارہ نظارہ کرے۔ آمین۔

والسلام حضور کا ادنیٰ خادم محتاج دعا شیخ مبارک احمد عفی عنہ

3/22/89

روزہ اور فرمانِ رسول صلّی اللہ علیہ وآلہٖ وسلّم

مَنْ صَامَ رَمَضَانَ اِیْمَانًا وَّاِحْتِسَابًا غُفِرَ لَہٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِہٖ۔

(بخاری جلد اوّل کتاب الصوم)

یعنی جو شخص ایمان کے تقاضے پورے کرنے کیلئے اور ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھتا ہے اس کے گذشتہ گناہ معاف کر دیئے جاتے ہیں۔

* * *

مَنْ لَّمْ یَدَعْ قَوْلَ الزُّوْرِ وَالْعَمَلَ بِہٖ فَلَیْسَ لِلّٰہِ حَاجَۃٌ فِیْ اَنْ یَّدَعَ طَعَامَہٗ وَشَرَابَہٗ۔

(بخاری کتاب الصوم)

جو شخص جھوٹ بولنے اور جھوٹ پر عمل کرنے سے باز نہیں آتا اللہ تعالیٰ کو (ظاہری روزہ رکھ کر) اسے بھوکا پیاسا رکھنے اور کھانا پینا چھوڑ دینے کی کوئی ضرورت نہیں۔

* * * *

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

فدیہ اس لئے مقرر کیا گیا ہے کہ روزوں کی توفیق حاصل ہو

خدا قادرِ مطلق ہے وہ چاہے تو مدقوق کو بھی روزے کی توفیق دے سکتا ہے

"ایک دفعہ میرے دل میں خیال آیا کہ فدیہ کس لئے مقرر کیا گیا ہے تو معلوم ہوا کہ توفیق کے واسطے ہے تاکہ روزہ کی اس سے توفیق حاصل ہو۔ خدا تعالیٰ ہی کی ذات ہے جو توفیق عطا کرتی ہے۔ اور ہر شے خدا تعالیٰ ہی سے طلب کرنی چاہیئے۔ خدا تعالیٰ تو قادرِ مطلق ہے، وہ اگر چاہے تو ایک مدقوق کو بھی روزہ کی طاقت عطا کر سکتا ہے۔ تو فدیہ سے یہی مقصود ہے کہ وہ طاقت حاصل ہو جائے اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل سے ہوتا ہے۔ پس میرے نزدیک خوب ہے کہ انسان دعا کرے الٰہی! یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ اور اس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ ایسے دل کو خدا تعالیٰ طاقت بخش دے گا۔۔۔۔"

"جب میں نے چھ ماہ روزے رکھے تھے تو ایک دفعہ ایک طائفہ انبیاء کا مجھے کشف میں ملا اور انہوں نے کہا کہ تو نے کیوں اپنے نفس کو اس قدر مشقت میں ڈالا ہوا ہے۔ اس سے باہر نکل۔ اس طرح جب انسان اپنے آپ کو خدا کے واسطے مشقت میں ڈالتا ہے تو وہ خود ماں باپ کی طرح رحم کر کے اُسے کہتا ہے کہ تو کیوں مشقت میں پڑا ہوا ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۵۸-۲۶۰)

چاند دیکھنے کی دعاء

اَللّٰھُمَّ اَھِلَّہٗ عَلَیْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِیْمَانِ وَالسَّلَامَۃِ وَالْاِسْلَامِ رَبِّیْ وَرَبُّکَ اللّٰہُ ھِلَالُ رُشْدٍ وَّخَیْرٍ۔

(ترمذی کتاب الدعوات صفحہ ۱۸۳)

نیت روزہ

وَبِصَوْمِ غَدٍ نَّوَیْتُ مِنْ شَھْرِ رَمَضَانَ

روزہ کھولنے کی دعا

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ لَکَ صُمْتُ وَعَلٰی رِزْقِکَ اَفْطَرْتُ۔

* * *

فرضیّت روزہ اور قرآن کریم

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝

اے لوگو! جو ایمان لائے ہو تم پر (بھی) روزوں کا رکھنا (اسی طرح) فرض کیا گیا ہے جس طرح ان لوگوں پر فرض کیا گیا تھا جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں تاکہ تم (روحانی اور اخلاقی کمزوریوں سے) بچو (سورہ البقرہ آیت ۱۸۴)

مندرجہ بالا آیت کریمہ کی تفسیر میں سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں :-

کما کتب علی الذین من قبلکم کہہ کر خدا تعالیٰ نے مسلمانوں کو اس طرف توجہ دلائی ہے کہ روزے ایسی نیکی، ثواب اور قربانی ہیں جن میں سارے ہی ادیان شریک ہیں۔ اور انہوں نے خدا تعالیٰ کے اس حکم کو پورا کیا ہے۔ پھر کتنے افسوس کی بات ہے کہ وہ نیکی اور تقویٰ جس کے حصول کیلئے ساری قومیں کوشش کرتی رہیں تم اس سے بچنے کی کوشش کرو۔ غرض مسلمانوں کی عزت اور ہمت بڑھانے کیلئے یہ کہا گیا ہے کہ روزے صرف تم پر ہی فرض نہیں کئے گئے بلکہ پہلی قوموں پر بھی فرض کئے گئے تھے اور ان قوموں نے اپنی طاقت کے مطابق اس حکم کو پورا کیا تھا۔

پہلی قوموں میں روزے تو تھے مگر شکل وہ نہ تھی جو اسلام میں ہے۔ پس کما کتب علی الذین من قبلکم میں جو مشابہت پہلے لوگوں کے ساتھ بیان کی گئی ہے وہ کمیت اور کیفیت کے لحاظ سے نہیں بلکہ صرف فرضیت کے لحاظ سے ہے یعنی کما کتب سے یہ مراد نہیں کہ وہ ویسے ہی روزے رکھتے تھے جیسے مسلمان رکھتے ہیں۔ یا اُتنے ہی روزے رکھتے تھے جتنے مسلمان رکھتے ہیں بلکہ اس سے مراد یہ ہے کہ ان پر بھی روزے فرض تھے اور تم پر بھی فرض کئے گئے ہیں گویا صرف فرضیت میں مشابہت ہے نہ کہ تفصیلات میں۔

روزہ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا ایک ذریعہ ہے جس کی اہمیت مذہبی دنیا میں ہمیشہ تسلیم کی جاتی رہی ہے مگر اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ جس صورت اور جس شکل میں اسلام نے اس کو پیش کیا ہے وہ باقی مذاہب سے نرالی ہے۔ اسلام میں روزوں کی یہ صورت ہے کہ ہر بالغ عاقل کو برابر ایک مہینے کے روزے رکھنے کا حکم ہے سوائے اس صورت کے کہ کوئی شخص بیمار ہو یا اسے بیماری کا یقین ہو یا سفر پر ہو یا بالکل بوڑھا اور کمزور ہو گیا ہو۔ ایسے لوگ جو بیمار ہوں یا سفر پر ہوں ان کے لئے حکم ہے کہ وہ دوسرے اوقات میں روزہ رکھیں اور جو بالکل معذور ہو گئے ہوں ان کے لئے کوئی روزہ نہیں۔

روزہ کی صورت یہ ہے کہ پو پھٹنے سے لے کر سورج کے غروب ہونے تک انسان کوئی چیز نہ کھائے نہ پیئے نہ کم نہ زیادہ اور نہ مخصوص تعلقات کی طرف توجہ کرے۔ پو پھٹنے سے پہلے وہ کچھ کھا لے تاکہ اس کے جسم پر غیر معمولی بوجھ نہ پڑے اور غروب آفتاب پر روزہ افطار کر دے صرف شام کو ہی کھانا کھا کر متواتر روزے رکھنا ہماری شریعت نے ناپسند کیا ہے۔

روزوں کی فضیلت اور اس کے
فوائد پر لعلکم تتقون کے الفاظ میں
روشنی ڈالی گئی ہے اور بتایا گیا ہے
کہ روزے تم پر اس لئے فرض کئے گئے ہیں
لعلکم تتقون تا کہ تم بچ جاؤ۔ اس
کے کئی معنی ہو سکتے ہیں مثلاً ایک
معنی تو یہی ہیں کہ ہم نے تم پر اس لئے
روزے فرض کئے ہیں تا کہ تم ان
قوموں کے اعتراضوں سے بچ جاؤ
جو روزے رکھتی رہی ہیں۔ اگر اسلام
میں روزہ نہ ہوتا یا تم روزے نہ رکھتے
تو غیر مذاہب والے تم پر جائز طور پر
اعتراض کرتے اور تم ان کی نگاہوں
میں حقیر ہو جاتے۔

لعلکم تتقون میں دوسرا اشارہ
اس امر کی طرف کیا گیا ہے کہ اس ذریعہ سے
خدا تعالیٰ روزہ دار کا محافظ ہو جاتا ہے
کیونکہ اتقاء کے معنے ہیں ڈھال بنانا
وقایہ بنانا نجات کا ذریعہ بنانا۔ پس
اس آیت کے معنے یہ ہوئے کہ تم پر روزے
رکھنے اس لئے فرض کئے گئے ہیں تا کہ تم خدا
تعالیٰ کو اپنی ڈھال بناؤ اور ہر شر سے اور
ہر خیر کے فقدان سے محفوظ رہو۔ پس روزے
خدا تعالیٰ کے فضل کو جذب کرنے والی چیز
ہیں اور روزے رکھنے والا خدا تعالیٰ کو اپنی
ڈھال بنا لیتا ہے جو اسے ہر قسم کے دکھوں
اور شرور سے محفوظ رکھتا ہے

پھر روزے کے ذریعہ دکھوں سے انسان اس
طرح بھی بچتا ہے کہ (۱) جب وہ اپنے آپ کو خدا
تعالیٰ کیلئے تکلیف میں ڈالتا ہے تو خدا تعالیٰ
اس کے گناہوں کی سزا سے اسے بچا لیتا ہے
(۲) جب وہ فاقے رہ کر بھوک کی تکلیف
محسوس کرتا ہے تو اپنے غریب بھائیوں کا خبر
گیری کیا کرتا ہے اور ان کا بھوک سے بچنا خود
اسے بھی بھوک سے بچا لیتا ہے کیونکہ بعض
افراد قوم بچنے سے آخر ساری قوم کو
فائدہ پہنچتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ رسول کریم
صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے دنوں میں بہت
کثرت سے صدقہ و خیرات کیا کرتے تھے۔
احادیث میں آتا ہے کہ رمضان کے
دنوں میں آپ تیز چلنے والی آندھی
کی طرح صدقہ کیا کرتے تھے اور درحقیقت
یہ قومی ترقی کا ایک بہت بڑا گر ہے کہ
انسان اپنی چیزوں سے دوسروں کو
فائدہ پہنچائے اور رمضان اسکی عادت
ڈالتا ہے۔

پھر لعلکم تتقون میں ایک اور فائدہ
یہ بتایا کہ روزہ رکھنے والا برائیوں اور
بدیوں سے بچ جاتا ہے اور یہ غرض اس
طرح پوری ہوتی ہے کہ دنیا سے انقطاع
کی وجہ سے انسان کی روحانی نظر تیز
ہو جاتی ہے اور وہ ان عیوب کو دیکھ
لیتا ہے جو اسے پہلے نظر نہ آتے تھے اسی طرح
گناہوں سے انسان اس طرح بھی بچ جاتا
ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
ہے کہ روزہ اس چیز کا نام نہیں کہ کوئی
شخص اپنا منہ بند رکھے اور سارا دن
نہ کچھ کھائے اور نہ پیئے بلکہ روزہ یہ ہے کہ
منہ کو کھانے پینے سے ہی نہ روکا جائے
بلکہ اسے ہر روحانی نقصان دہ اور ضرر
رساں چیز سے بھی بچایا جائے نہ جھوٹ
بولا جائے نہ گالیاں دی جائیں نہ
غیبت کی جائے نہ جھگڑا کیا جائے۔ اب
دیکھو زبان پر تالا رکھنے کا حکم تو ہمیشہ کیلئے
ہے۔ لیکن روزہ دار خاص طور پر اپنی
زبان پر تالا رکھتا ہے کیونکہ اگر وہ ایسا
نہ کرے تو اس کا روزہ ٹوٹ جاتا ہے اور
اگر کوئی شخص ایک مہینہ تک اپنی زبان
پر تالا رکھتا ہے تو یہ امر باقی گیارہ مہینوں
میں بھی اس کیلئے حفاظت کا ایک ذریعہ
بن جاتا ہے اور اس طرح روزہ اسے
ہمیشہ کیلئے گناہوں سے بچا لیتا ہے۔

پھر لعلکم تتقون میں روزوں کا ایک
اور فائدہ یہ بتایا گیا ہے کہ اس کے نتیجہ میں
تقویٰ پر ثبات قدم حاصل ہوتا ہے اور
انسان کو روحانیت کے اعلیٰ مدارج
حاصل ہوتے ہیں چنانچہ روزوں کے نتیجہ
میں صرف امراء ہی اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل

نہیں کرتے بلکہ غرباء بھی اپنے اندر ایک نیا روحانی انقلاب محسوس کرتے ہیں اور وہ بھی اللہ تعالیٰ کے وصال سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ غرباء بیچارے سارا سال تنگی سے گذارہ کرتے ہیں اور بعض دفعہ انہیں کئی کئی فاقے بھی آجاتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے رمضان کے ذریعہ انہیں توجہ دلائی ہے کہ وہ ان فاقوں سے بھی ثواب حاصل کر سکتے ہیں اور خدا تعالیٰ کیلئے فاقوں کا اتنا بڑا ثواب ہے کہ حدیث میں آتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا الصَّوْمُ لِیْ وَاَنَا اُجْزٰی بِهٖ یعنی ساری نیکیوں کے فوائد اور ثواب الگ الگ ہیں لیکن روزہ کی جزاء خود میری ذات ہے اور خدا تعالیٰ کے ملنے کے بعد انسان کو اور کیا چاہیئے

غرض رمضان کا مہینہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص برکات اور خاص رحمتیں لے کر آتا ہے یوں تو اللہ تعالیٰ کے انعام اور احسان کے دروازے ہر وقت ہی کھلے رہتے ہیں اور انسان جب چاہے ان سے حصہ لے سکتا ہے صرف مانگنے کی دیر ہوتی ہے ورنہ اس کی طرف سے دینے میں دیر نہیں لگتی کیونکہ خدا تعالیٰ اپنے بندہ کو کبھی نہیں چھوڑتا۔ ہاں بندہ خدا تعالیٰ کو چھوڑ کر بعض دفعہ دوسروں کے دروازے پر چلا جاتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جنگ ہوازن کے بعد ایک عورت کو دیکھا کہ وہ پریشانی کے عالم میں ادھر ادھر پھر رہی تھی اسے جو بچہ بھی نظر آتا وہ اسے اٹھا کر اپنے گلے سے لگا لیتی اور پیار کر کے چھوڑ دیتی آخر اسی طرح تلاش کرتے کرتے اسے اپنا بچہ مل گیا اور وہ اسے لے کر اطمینان کے ساتھ بیٹھ گئی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ کو مخاطب کر کے فرمایا اس عورت کو اپنا بچہ ملنے سے اتنی خوشی نہیں ہوئی جتنی اللہ تعالیٰ کو اپنے گمشدہ بندہ کے ملنے سے خوشی ہوتی ہے۔ سو اس رحیم و کریم ہستی سے تعلق پیدا کرنا کوئی مشکل امر نہیں ہر گھڑی رمضان کی گھڑی ہو سکتی ہے اور ہر لمحہ قبولیت دعا کا لمحہ بن سکتا ہے اگر دیر ہوتی ہے تو بندہ کی طرف سے ہوتی ہے لیکن یہ بھی اس کے احسانات میں سے ہی ہے کہ اس نے رمضان کا ایک مہینہ مقرر کر دیا تاکہ وہ لوگ جو خود نہیں اٹھ سکتے ان کو ایک نظام کے ماتحت اٹھنے کی عادت ہو جائے اور ان کی غفلتیں ان کی ہلاکت کا موجب نہ ہوں۔

جلسہ سالانہ امریکہ

یہ خبر احباب جماعت امریکہ کیلئے بے انتہا خوشی اور مسرت کا باعث ہوگی کہ امسال سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جماعت احمدیہ امریکہ کے جلسہ سالانہ (جو 23، 24، 25 جون بروز جمعہ ہفتہ اتوار یونیورسٹی آف بالٹی مور میں منعقد ہوگا) کو بنفس نفیس برکت بخشیں گے۔ خطبہ جمعہ کے علاوہ تینوں دن احباب جماعت اپنے پیارے آقا کے خطابات سے مستفیض ہونگے انشاء اللہ تعالیٰ۔

مسجد بیت الحمید

امسال ۳۰ رجون بروز جمعہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لاس اینجلس میں تعمیر ہونے والی نئی مسجد "مسجد بیت الحمید" کا افتتاح فرمائیں گے۔ انشاء اللہ۔

۶ مئی بروز ہفتہ

عیدالفطر

عید مبارک

"فرشتے اُس کے لئے روزے رکھیں گے بشرطیکہ وہ بہانہ جُو نہ ہو"

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

"وہ شخص جس کا دل اس بات سے خوش ہے کہ رمضان آگیا اور میں اس کا منتظر تھا کہ آوے اور روزہ رکھوں اور پھر لوجہ بیماری کے روزہ نہیں رکھ سکا تو وہ آسمان پر روزہ سے محروم نہیں ہے۔ اس دنیا میں بہت لوگ بہانہ جُو ہیں اور وہ خیال کرتے ہیں کہ ہم جس طرح اہل دنیا کو دھوکہ دے لیتے ہیں ویسے ہی خدا کو فریب دیتے ہیں۔ بہانہ جُو اپنے وجود سے آپ مسئلہ تراش کرتے ہیں اور تکلفات شامل کر کے ان مسائل کو صحیح گردانتے ہیں لیکن خدا کے نزدیک وہ صحیح نہیں۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۶۰)

"اگر خدا تعالیٰ چاہتا تو دوسری اُمتوں کی طرح اس امت میں کوئی قید نہ رکھتا مگر اس نے قیدیں بھلائی کے واسطے رکھی ہیں۔ میرے نزدیک اصل یہی ہے کہ جب انسان صدق اور کمال اخلاص سے باری تعالیٰ میں عرض کرتا ہے کہ اس مہینہ میں مجھے محروم نہ رکھ تو خدا تعالیٰ اسے محروم نہیں رکھتا اور ایسی حالت میں اگر انسان ماہ رمضان میں بیمار ہو جائے تو یہ بیماری اس کے حق میں رحمت ہوتی ہے کیونکہ ہر ایک عمل کا مدار نیت پر ہے۔ مومن کو چاہئے کہ وہ اپنے وجود سے اپنے آپ کو خدا تعالیٰ کی راہ میں دلاور ثابت کر دے۔ جو شخص کہ روزے سے محروم رہتا ہے مگر اس کے دل میں یہ نیت دردِ دل سے تھی کہ کاش میں تندرست ہوتا اور روزہ رکھتا اور اس کا دل اس بات کیلئے گریاں ہے تو فرشتے اس کیلئے روزے رکھیں گے بشرطیکہ وہ بہانہ جُو نہ ہو تو خدا تعالیٰ اسے ہرگز ثواب سے محروم نہ رکھے گا۔ یہ ایک باریک امر ہے کہ اگر کسی شخص پر (اپنے نفس کی کسل کی وجہ سے) روزہ گراں ہے اور وہ اپنے خیال میں گمان کرتا ہے کہ میں بیمار ہوں اور میری صحت ایسی ہے کہ اگر ایک وقت نہ کھاؤں تو فلاں فلاں عوارض لاحق ہونگے اور یہ ہوگا اور وہ ہوگا تو ایسا شخص جو خدا تعالیٰ کی نعمت کو خود اپنے اوپر گراں گمان کرتا ہے کب اس ثواب کا مستحق ہوگا؟"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۲۵۹)

رمضان المبارک کی آمد اور ہماری ذمہ داری

(محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب امیر و مبلغ انچارج)

رمضان کے مہینہ کو اللہ تعالیٰ نے خصوصی برکت سے نوازا ہے۔ اس مبارک مہینہ میں قرآن کریم کا نزول شروع ہوا۔ اس مبارک مہینہ میں خصوصی عبادت اور قرب الٰہی کے حصول کیلئے نوافل زیادہ سے زیادہ بالخصوص تہجد کی نماز باقاعدگی سے ادا کرنے کی ترغیب دی گئی ہے اس مبارک مہینہ میں قرآن کریم کے بار بار پڑھنے، سننے اور اس پر غور کرنے اور سمجھنے کیلئے تراویح کا نظام اپنایا گیا۔ قرآن کریم کی تلاوت کا دور مکمل کرنے کا شوق زیادہ سے زیادہ پیدا کیا گیا۔ قرآن مجید کے درس و تدریس اور اس کے مطالب اور تعلیمات کی اشاعت کا خصوصی عمل جاری ہوا۔ کھانے پینے میں احتراز جو جسمانی صحت، روحانی صحت اور عقل و دانش میں مزید روشنی پیدا کرنے کیلئے ضروری ہے اس کا خاص نظام قائم کیا گیا۔ کھانے پینے کو ایک خاص وقت اور خاص مدت تک کیلئے ترک کر دینے سے غرباء اور محتاجوں کی ضرورت کو پورا کرنے اور انکی بھوک کو دور کرنے کیلئے غیر معمولی احساس پیدا کرنے کی بڑی موثر صورت پیدا کی گئی ہے۔

اس مبارک مہینہ میں اپنی زندگی کے معمولات میں ایک نیا رنگ محبت الٰہی کا بھرنے کی کوشش کریں تا رمضان المبارک کی غرض و غایت جو لعلکم تتقون میں بیان کی گئی ہے پوری ہو سچا تقویٰ یعنی پرہیزگاری کی قوت پیدا ہو۔ کھانے پینے کا ترک کرنا تو اصل مقصد نہیں اصل مقصد تو حکم الٰہی کی فرمانبرداری کی خاص ٹریننگ ہے۔ اگر حلال اور پاکیزہ چیزیں ایک خاص وقت تک کیلئے اللہ تعالیٰ کے حکم کی فرمانبرداری میں چھوڑی جاسکتی ہیں تو کیوں وہ باتیں، وہ حرکتیں وہ اعمال اور عادات ترک نہ کی جائیں جن کے اختیار کرنے سے خدا اور اس کے محبوب و مقبول رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے روکا ہے۔

اے جماعت مومنین رمضان کے بابرکت مہینہ میں اہتمام سے روزہ رکھیں، وقت پر افطار کریں، ضروری عبادات بجا لائیں جذبات اور زبان پر کنٹرول رکھیں اور تمام ان باتوں کو ترک کر دیں جن کے ترک کرنے کا حکم ہے اور ان باتوں کو اختیار کریں جن سے تقویٰ کا مفہوم اور مقصود پورا ہو۔ خدا تعالیٰ کی رضا کامل ہو۔ قرب الٰہی کی نعمت نصیب ہو

حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق احادیث میں ذکر ہے کہ آپ اس مبارک مہینہ میں غریب پروری کا اور مستحقین کی امداد کا خاص خیال رکھتے اور یہ سلسلہ اس قدر فراوانی سے جاری ہو جاتا کہ تیز ہوا بھی اس کا مقابلہ نہ کر سکتی۔ ہر اس نعمت سے جو خدا تعالیٰ نے آپ کو دی ہے دوسروں کو بالخصوص جو محتاج ہیں ان کو اس سے نوازیں تا خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ نعمتوں میں مزید اضافہ اور ان میں مزید برکت پیدا ہو۔

رمضان المبارک کی آمد اللہ تعالیٰ کی طرف سے خاص نعمت ہے۔ الحمد للہ کہ ہمیں اپنی زندگی میں ایک بار پھر یہ نعمت نصیب ہو رہی ہے۔ دعا کریں کہ بار بار نصیب ہوتی رہے اور صحت و عافیت کے ساتھ اس بابرکت مہینہ سے فائدہ اٹھانے اور اس کے تقاضوں کو پورا کرنے کی توفیق پاتے رہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام روزہ کی اہمیت کے تعلق میں فرماتے ہیں:۔

"میری تو یہ حالت ہے کہ مرنے کے قریب ہو جاؤں

تب روزہ چھوڑتا ہوں - طبیعت روزہ چھوڑنے کو نہیں چاہتی - یہ مبارک دن ہیں اور اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن ہیں "

(ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۲۰۳)

پس اے جماعت مومنین ان مبارک دنوں کو جو اللہ تعالیٰ کے فضل و رحمت کے نزول کے دن بڑی فکر مندی اور خلوص نیت سے صحیح انداز میں روزہ رکھ کر ان دنوں کی قدر کریں اور چھوٹے چھوٹے عذروں پر روزہ کو ترک نہ کریں جو خدا تعالیٰ کیلئے مشقت برداشت کرتا ہے اللہ تعالیٰ خود انکی مشقت کو دور کرتا ہے اور اس سے نجات بخشتا ہے -

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں -

" (انسان) دعا کرے کہ الٰہی یہ تیرا ایک مبارک مہینہ ہے اور میں اس سے محروم رہا جاتا ہوں اور کیا معلوم کہ آئندہ سال زندہ رہوں یا نہ یا ان فوت شدہ روزوں کو ادا کر سکوں یا نہ - اور اس سے توفیق طلب کرے تو مجھے یقین ہے کہ خدا تعالیٰ طاقت بخش دے گا "

(ملفوظات جلد ۴ صہ ۲۵۸)

صحیح طریق سے روزہ کی تکمیل اور رمضان المبارک کے اصل مقصود کو حاصل کرنے کیلئے دعا کا سلسلہ ضرور جاری رہے - خدا کرے ہم سب رمضان المبارک کی برکتوں کو حاصل کرنے والے ہوں اور رضائے الٰہی کو پانے والے ہوں - آمین -

دعائیں کریں بالخصوص ایسی دعا جو جامع ہو اسلام کی ترقی احمدیت کے موثر نفوذ ، نئی صدی جماعت کیلئے ہر لحاظ سے خیر و برکت اور فتوحات کی صدی ہو - اسیران راہ مولا جلد سے جلد رہائی پاکر ساری جماعت اور ہمارے محبوب کیلئے خوشی و راحت کا موجب ہوں - دعاؤں میں اپنے آپ کو عزیز رشتہ داروں اور سلسلہ کے کارکنوں سب کو یاد رکھیں اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو - آمین -

بیمار اور مسافر روزہ نہ رکھے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

" جو شخص مریض اور مسافر ہونے کی حالت میں ماہ رمضان میں روزہ رکھتا ہے وہ خدا تعالیٰ کے صریح حکم کی نافرمانی کرتا ہے - خدا تعالیٰ نے صاف فرما دیا ہے کہ مریض اور مسافر روزہ نہ رکھے - مرض سے صحت پانے اور سفر کے ختم ہونے کے بعد روزے رکھے - خدا تعالیٰ کے اس حکم پر عمل کرنا چاہیئے - کیونکہ نجات فضل سے ہے نہ کہ اپنے اعمال کا زور دکھا کر کوئی نجات حاصل کر سکتا ہے - خدا تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ مرض تھوڑی ہو یا بہت اور سفر چھوٹا ہو یا لمبا ہو بلکہ حکم عام ہے اور اس پر عمل کرنا چاہیے - مریض اور مسافر اگر روزہ رکھیں گے تو ان پر حکم عدولی کا فتویٰ لازم آئے گا - "

آنحضرت شہ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم

مجھ پہ بھی اک نگاہ ہو، مجھ کو ایاغ دیجئے

(مکرم امین اللہ خان صاحب سالک ۔ واشنگٹن)

جلوۂ طور آپ ہیں، روضہ نور آپ ہیں
آپ سے جلوتیں عیاں، حق کا ظہور آپ ہیں

صل علی نبینا صل علی محمدٍ

آپ سے عشق کی لگن، آپ سے عشق کا فسوں
آپ سے کائنات دل، آپ سے عشق کا جنوں

صل علی نبینا صل علی محمدٍ

زیست ہے شے عجیب سی، مجھ کو سراغ دیجئے
مجھ پہ بھی اک نگاہ ہو، مجھ کو ایاغ دیجئے

صل علی نبینا، صل علی محمدٍ

ظلمت شب ہے دلشکن، نور چراغ آپ ہیں
حسن تمام آپ سے، حق کا سراغ آپ ہیں

صل علی نبینا، صل علی محمدٍ

شعبدۂ شباب کیا، حسن جمیل کی قسم
آپ سے ہے ضیائے دل، رب جلیل کی قسم

صل علی نبینا، صل علی محمدٍ

بےکس و بے کلام کو، آپ نے بخش دی نوا
ظلمت شب مہیب تھی، آپ نے بخش دی ضیاء

صل علی نبینا، صل علی محمدٍ

وسعت بحر و بر پہ اب، آپ سے حسن کا نشاں
باغ و بہار آپ سے، آپ سے حسن گلستاں

صل علی نبینا، صل علی محمدٍ

آپ ہیں وجہِ خلقِ کُل، آپ سے ماہتاب ہے
آپ سے اس جہاں میں اک لمعۂ آفتاب ہے

صل علی نبینا صل علی محمدٍ

شب کی سیاہیاں کٹھن، آپ سے ہیں صباحتیں
بزم میں آپ سے رونقیں، آپ سے دل کی بہجتیں

صل علی نبینا صل علی محمدٍ

رمضان المبارک

(مکرم ڈاکٹر عبد المالک شمیم احمد صاحب ۔ واشنگٹن)

تری الفت میں ہنسی ہے رونا — عشق کی راہ میں راحت کھونا
ورد اس ماہ لقا کا ہونا — اپنی ہستی کی سیاہی دھونا
آج اٹھا ہے افق پہ جو ہلال — سات پردوں میں شگفتہ کونا
دیکھو قسمت کے ستارے کا عروج — میرے مولا کا بدل خود ہونا
دل بیمار رہی روح نحیف — جام فرحت کا یہ نسخہ ہونا
کیا خبر پھر جو ملے دیدۂ شوق — لیلۃ القدر میں کم تر سونا

بار گریاں کے اٹھانے کا اصول
ابر باراں میں دعا کو لونا

۲۹ رمضان المبارک اور چندہ تحریک جدید

ہر سال ماہ رمضان میں ۲۹ رمضان المبارک کو ان احباب جماعت کے نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت اقدس میں بغرض خاص دعا پیش کئے جاتے ہیں جو اپنے چندہ تحریک جدید کے مکمل وعدہ کی ادائیگی 29 رمضان المبارک سے قبل کر دیتے ہیں۔

کیا آپ نے امسال چندہ تحریک جدید میں حصہ لیا ہے؟ اگر نہیں تو ضرور اس بابرکت تحریک میں حصہ لے کر اس بابرکت مہینہ میں اپنے وعدہ کی مکمل ادائیگی کر کے اپنے پیارے آقا کی خاص دعاؤں سے مستفیض ہوں۔

محترم خواجہ سرفراز صاحب پر اسلم قریشی کا قاتلانہ حملہ

سیالکوٹ : سیالکوٹ کے ممتاز احمدی وکیل محترم خواجہ سرفراز احمد صاحب پر (مولانا) اسلم قریشی نے ۹، مارچ ۱۹۸۹ء کو دن کے ساڑھے گیارہ بجے قاتلانہ حملہ کر کے شدید زخمی کر دیا۔ محترم خواجہ صاحب کو علاج کیلئے لاہور بھجوادیا گیا جہاں انکی حالت خطرے سے باہر ہے۔ تفاصیل کے مطابق محترم خواجہ سرفراز احمد صاحب سیالکوٹ کچہری میں اپنے چیمبر کی طرف جا رہے تھے کہ اسلم قریشی نے جو پانچ سال کی پر اسرار روپوشی کے بعد پون سال قبل ظاہر ہوا تھا محترم خواجہ صاحب کی پشت پر خنجر سے حملہ کر دیا اور تیزی سے وار کرتے ہوئے پانچ زخم لگا دیئے۔ محترم خواجہ صاحب نے مڑ کر اسے پکڑنے کی کوشش کی تو اس نے دو اور زخم سامنے کی طرف لگا دیئے اسلم قریشی کو موقع پر پکڑ لیا گیا۔ محترم خواجہ صاحب کو فوری طبی امداد بہم پہنچائی گئی اور اس کے بعد انہیں مزید علاج کے لیے لاہور بھجوا دیا گیا۔ جہاں اب انکی حالت خطرے سے باہر ہے۔

محترم خواجہ صاحب کا شمار ملک کے سینیئر اور قابل قانون دانوں میں ہوتا ہے۔ سیالکوٹ کی ڈسٹرکٹ بار کونسل نے اس واقعہ پر ہنگامی طور پر اجلاس منعقد کر کے مذمت کی قرار داد پاس کی ہے۔

احباب کو یاد ہوگا کہ اس شخص نے جماعت احمدیہ کی ایک اور بڑی اہم اور واجب الاحترام ہستی محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب (ایم ایم احمد) پر بھی قاتلانہ حملہ کیا تھا۔ جس کے نتیجے میں اس نے قید کی سزا بھی کاٹی ہے

سپریم کورٹ نے اینٹی قادیانیت آرڈی ننس کیخلاف

اپیل سماعت کیلئے منظور کرلی

لاہور (سٹاف رپورٹر) سپریم کورٹ نے اینٹی قادیانی ایکٹیویٹی آرڈیننس ۲۰ کے خلاف اپیل سماعت کے لئے منظور کر لی ہے۔ قصور کے دو قادیانی حضرات کی جانب سے عزیز احمد باجوہ ایڈووکیٹ نے موقف اختیار کیا تھا کہ یہ آرڈیننس آئین کے منافی ہے اور آئین کی شق ۲۰ کے تحت حاصل بنیادی حق کی خلاف ورزی ہے آئین کے تحت صدر کو یہ آرڈیننس جاری کرنے کا اختیار نہیں تھا۔ نہ ہی یہ آرڈیننس عبوری آئینی حکم کے تحت جاری ہو سکتا ہے۔ یہ آرڈیننس بین الاقوامی انسانی حقوق کے بھی منافی ہے جس کے تحت ایسا کوئی قانون نہیں بنایا جا سکتا جو کسی کو کسی مذہب کی پیروی سے روک سکے۔ اس آرڈیننس کو کالعدم قرار دیا جائے (جنگ یکم مارچ ۱۹۸۹ء)

پیارے آقا کا تعزیتی خط اور جماعت کیلئے دعا

برادرم مکرم طاہر بٹیل صاحب کی دردناک وفات پر جو خط سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے محترم مولانا شیخ مبارک احمد صاحب امیر و مشنری انچارج امریکہ کو موصول ہوا جس میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نہ صرف برادرم مکرم طاہر بٹیل صاحب کیلئے بلکہ ساری جماعت کیلئے دعا گو ہیں احباب جماعت کے استفادہ کیلئے پیش کیا جا رہا ہے۔

پیارے مکرم شیخ مبارک احمد

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آپ کا خط محررہ 28/2/89 موصول ہوا۔ امریکہ میں بڑے دردناک واقعات ہو رہے ہیں۔ معاشرہ بہت بے اطمینان اور خطرناک ہو چکا ہے۔ اللہ تعالیٰ احمدیوں کو اپنی خاص حفاظت میں رکھے۔ عزیزہ شاہدہ کو میری طرف سے تسلی دیں جن حالات میں موت آئی ہے ایک قسم کی شہادت ہوئی ہے اس کے پیش نظر یہاں بھی نماز جنازہ غائب پڑھا رہا ہوں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت نصیب کرے اور عزیزہ شاہدہ کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

والسلام

خاکسار

مرزا طاہر احمد

خلیفۃ المسیح الرابع